دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب کی کتاب ''حج وعمرہ'' کے صفحہ نمبر 40 پر خوشبودار صابن کے استعمال کا حکم لکھا ہے:

''اگر خوشبودار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے استعمال کیا الخ''

''اگر خوشبودار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لیے استعمال کیا تو صدقہ فطر ہے''

اس سے معلوم ہوا کہ خوشبودار صابن کے استعمال میں حکم لگاتے وقت غرضِ استعمال کو دیکھا جائے گا، جبکہ غنیہ صفحہ نمبر 248 پر ہے:

واذا خلطه بغير الماكول والمشروب بما يستعمل في البدن كاشنان ونحوه فحكمه كحكم خلطه بالمشروب.

یہی بات عمدة الفقه صفحہ نمبر 483 پر بھی ہے

اور مشروبات کا حکم یہ ہے:

وان خلطه بمشروب فالحكم للطيب مائعا كان او جامدا (غنيه: 247)

وان خلطه.........بمشروب كالهيل والقرنفل بالقهوة فالحكم للطيب مائعا او جامدا فان كان الطيب غالبا يجب الدم ان شرب كثيرا والا فصدقة (غنيه: 247)

وان كان مغلوبا فصدقة الا ان يشربه مرارا فدم ان اتحد المجلس والا فلكل مرة صدقة (غنيه: 247)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ اگر بدن پر استعمال ہونے والی چیزوں میں خوشبو ملائی تو اس کا حکم پینے کی چیزوں میں خوشبو ملانے کے مانند ہے اور پینے کی چیزوں میں خوشبو مل جائے تو مشروب کو نہیں دیکھتے بلکہ خوشبو ہی پر حکم کا مدار ہوتا ہے

(جب حکم کا مدار خوشبو پر ہے تو غرضِ استعمال جو بھی ہو) ہاں یہ دیکھنا چاہیے کہ خوشبو غالب صابن مغلوب ہے تو دم ہونا چاہیے اور اگر خوشبو مغلوب صابن غالب تو ایک مرتبہ کے استعمال پر صدقہ اور کئی مرتبہ کے استعمال پر دم واجب ہونا چاہیے۔ (دیکھیں حوالہ بالا)۔

برائے مہربانی صحیح کیا ہے وضاحت فرمادیں۔ جزاكم الله خيرا

العبد منیر احمد

معهد العلوم الاسلاميه

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک H نارتھ ناظم آباد کراچی

maahdpc@gmail.com/03312607204

جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں

الجواب ـــــ بعون الملک الوھاب

واضح رہے کہ خالص صابن استعمال کرنا حالت احرام میں ممنوع نہیں ہے، ہاں البتہ میل کچیل دور کرنے کیلئے استعمال کرنا مکروہ ہے

فتاوی شامی میں ہے:

(قوله بخلاف صابون) فی جنایات الفتح لو غسل بالصابون والحرض لا روایة فیه وقالوا لا شئی فیه لأنه لیس بطیب ولا یقتل اھ۔

(۲، ۴۸۹، ط: سعید)

الفتاوی التاتارخانیة میں ہے:

وأجمعوا أنه لو غسله بالحرض أو بالصابون أو بالماء القراح فلا شئی علیه۔

(۲، ۵۰۷، ط: ادارۃ القرآن)

لیکن جب صابون میں خوشبو ملائی جائے تو پھر اس صورت میں تفصیل ہے، اگر خوشبو غالب ہے تو اس صورت میں اگر ایک مکمل عضو پر لگایا ہو تو دم لازم ہوگا لیکن اگر خوشبو مغلوب ہے تو صرف صدقہ واجب ہے۔

چنانچہ فقہاء کرام نے اُشنان (جس سے صابن کا کام لیا جاتا تھا) کے بارے میں یہی حکم بیان کیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خوشبو دار صابن استعمال کرتے وقت حکم کا مدار خوشبو پر ہوگا نہ کہ غرض استعمال پر۔

لسان العرب میں ہے:

الأشنان بضم الهمزة والکسر لغة معرب وتقدیره فعلان ویقال له بالعربیة الحرض وتأشن غسل یده (ج ۱۶)

البحر العمیق میں ہے:

وفی قاضی خان لو غسل المحرم بأشنان فیه طیب فإن

(جاری ہے)

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

كان من رآه سماه اشنانا كان عليه صدقة وإن كان
سماه طيب كان عليه الدم -

(۲/۴۸۰، ط: المكتبة المكية)

الفتاویٰ التاتارخانیة میں ہے:

هشام عن محمد لو غسل المحرم يده بأشنان فيه طيب فإن كان
إذا نظروا إليه قالوا هذا أشنان ففيه الصدقة وإن
قالوا هو طيب فعليه الدم (۲/۵۰۷، ط: ادارة القرآن)

احکام الحجاج میں ہے:

ایسا خوشبودار صابن جس کی خوشبو زیادہ ہو اس سے سر
چہرہ یا ہاتھ وغیرہ دھونے سے دم واجب ہوگا اگر خوشبو ہلکی
ہے اور بار بار نہیں دھویا تو صدقہ واجب ہے اور اگر
بالکل خوشبو نہیں ہے تو کچھ بھی واجب نہیں (ص۲۷۵)

ہماری رائے کے مطابق مسئلہ اسی طرح ہے جیسا کہ فتوی میں لکھا گیا
باقی حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مذکورہ
کتاب "حج و عمرہ" میں مذکورہ عبارت بعض نسخوں میں ہیں اور بعض
میں نہیں ہے مثلاً ایچ ایم سعید کے مطبوعہ میں یہ عبارت نہیں ہے، بلکہ صرف اتنا
تحریر ہے کہ خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے (ص۳۱) جبکہ گابا سنز سے طبع شدہ کتاب
میں یہ عبارت موجود ہے۔
(بہتر ہے کہ حضرت مدظلہ سے رابطہ کر کے اس سلسلے میں مشاورت کر لی جائے)

فقط واللہ اعلم۔

کتبہ
محمد
المتخصص فی الفقہ الاسلامی بجامعة
العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن
۱۲/۲/۱۴۳۷ھ/۲۵/۱۱/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح
محمد سعید
۱۳/۳

الجواب صحیح
محمد شفیق عارف
۱۳/۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
پاکستان
جامعة العلوم الإسلامية
مفتی دار الافتاء
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ پاکستان
جامعة العلوم الإسلامية
مفتی دار الافتاء
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ پاکستان